افکار و مطالعات

(از قاضی اطہر مبارکپوری)

بعض مرتبہ آدمی کی نیت اچھی ہوتی ہے۔ اور وہ کوئی ایسا کام کر بیٹھتا ہے جو آئندہ کے لئے مستقل فتنہ کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ علماء کی ایسی نیت اور ایسا عمل بعض مرتبہ بہت ہی نامناسب ہوتا ہے اور اس سے مستقل فتنہ کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔

مصر میں جب ہاں کے علماء میں قدامت پسندی کے خلاف تجدد پسند ذہن پیدا ہوا تو اس کے نتیجہ میں چند ایسے اہل قلم علماء پیدا ہوئے جنھوں نے احادیث کے سلسلے میں روایت کے مقابلہ میں درایت کو اس قدر اہمیت دی کہ بہت سی مستند احادیث کا اس بنا پر انکار کر بیٹھے اور ان کو موضوعات میں شمار کر دیا۔ جو اپنی سند اور روایت کے اعتبار سے بہت بلند ہیں۔ اس کی مثالیں مرحوم علامہ رشید رضا مصری مدیر "مجلہ المنار" اور ان جیسے اسلامیات نگار حضرات کی کتابوں میں بکثرت موجود ہیں۔ ان اثری اور سلفی لوگوں نے اپنے طرز فکر سے احادیث کے بارے میں ایک نیا دروازہ کھول دیا جس راہ سے انکار حدیث کا فتنہ باہر آیا اور اس خاص طرز پر سوچنے والوں کے لئے ایک راہ مل گئی۔ اور انکار حدیث کا فتنہ ہندو پاکستان ہی میں نہیں بلکہ مصر میں بھی جڑ پکڑ رہا ہے جس کے خلاف بعض اخوانی عالم مصروف جنگ ہیں اور احادیث کی قطعیت پر مقالات لکھ رہے ہیں۔ ہندوستان میں بھی اس فتنہ کی لپیٹ میں کئی لوگ آچکے ہیں انھوں نے ایسا رویہ اختیار کیا ہے کہ احادیث رسول کا سارا سرمایہ درجہ اعتبار سے ساقط کر دیا جائے اور صرف قرآن کو سامنے رکھا جائے۔ ایسے لوگ درحقیقت دینی علوم اور اسلامی افکار پر ایسی ضرب لگانا چاہتے ہیں جس سے اس سہل پسندی کے دور میں اسلام صرف ایک نظریاتی چیز بن کر رہ جائے اور دوسرے مذاہب کی طرح نام کے لئے ایک کتاب مسلمانوں کے سامنے ہو اور بس۔

موسم حج کی آمد آمد ہے اور ارباب دین و دیانت کی روح اس بہار کے تصور سے گلستان بن کر ابھی سے کھل رہی ہے ایک سچے مسلمان کی یہی علامت ہے کہ دین و ایمان کے ہر تقاضے کے تصور سے اس کی روح باغ باغ ہو جائے اور وہ اپنے اندر نشاط اور تازگی محسوس کرنے لگے لیکن ساتھ ہی جذبات کو ہوش میں رکھنا چاہیئے اور دینی جوش کے وقت دینی ہوش سے بے بہرہ نہیں ہونا چاہیئے

خوب یاد رکھئے حج اسی مسلمان پر فرض ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس کی شرائط کا اہل بنایا ہے اور اس کی استعداد دی ہے جو مسلمان اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی استعداد اور اہلیت کے باوجود فریضۂ حج کی ادائگی سے محروم رہ جائے گا نہیں کہا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی اس محرومی کے باعث خسران و ناکامی کی کس منزل پر پہونچ جائے گا اسی کے مقابلہ میں جو صحیح تڑپ رکھنے کے باوجود اتنی قدرت نہیں پاتے کہ حج ان پر فرض ہو وہ اپنی اس سچی تڑپ پر اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضل و کرم کے مستحق ہیں لیکن جو لوگ حج کی فرضیت سے پہلے ہی حج کے لئے نکل پڑتے ہیں ان کیلئے ایسا کرنا کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ ان کی اس روش کی وجہ سے یہ مبارک و متبرک کام بے کیف ہو جاتا ہے اور اس کی عظمت و شوکت پر حرف آتا ہے۔

چندہ کرکے حج کرنا۔ بھیک مانگتے آنا جانا، وطن، جہاز اور حرمین شریفین میں دوسرے کے سامنے ہاتھ پھیلانا۔ جگہ جگہ معانی کا خواستگار رہنا اور محتاجی کی وجہ سے بات بات پر جھگڑا لڑائی کرنا اس مقدس فریضہ کے سخت منافی اور باعث گرفت ہے۔

یہ بات بہت خوش آئند اور اطمینان بخش ہے کہ حکومت مصر نے اپنے مصارف پر دو مصری اساتذہ الاستاذ عبد المنعم النمر اور الاستاذ عبد العالی العقباوی کو دار العلوم دیوبند میں عربی ادب اور جدید زبان کی تعلیم کے لئے روانہ کیا ہے اور یہ دونوں اساتذہ ہندوستان آکر اپنے کام میں مشغول ہوگئے ہیں ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ اس مبارک اور مفید عمل کے بعد دار العلوم دیوبند جیسی عظیم الشان علمی اور دینی درسگاہ ایک بہت بڑی کمی کو پورا کر سکے گی۔ یہ کام یوں بر وقت ہوا ہے کہ دار العلوم کے طلباء میں اد ھر سالوں سے عربی ادب اور جدید عربی کا شوق عملی صورت میں نمایاں ہو رہا تھا اور "الهيئة العربية" کے نام سے ایک انجمن کام کر رہی تھی۔ اسی اثنا میں مصری اساتذہ تشریف لائے۔

کیا بہتر ہو کہ اسی کے ساتھ ہی دار العلوم اپنے کچھ ہونہار طلبہ کو مصر تعلیم حاصل کرنے کے لئے روانہ کرے یا جو طالب العلم مصر جاکر تعلیم حاصل کرنا چاہیں ان کیلئے حالات کو ساز گار بنائے نیز مصر کے کچھ طلبا دار العلوم میں آئیں اور یہاں سے طرز تعلیم اور نصاب تعلیم سے بہرہ مند ہوں اور اس سلسلہ میں ہندوستان اور مصر کی حکومتوں کو مزید دلچسپی لینی چاہیئے اور اپنے ثقافتی تعلقات کو استوار اور مضبوط کرنے کے لئے اس علمی و تعلیمی رابطہ کو قوی سے قوی تر کرنا چاہئے۔

جلالۃ الملک سلطان سعود الاول کی ہندوستان میں تشریف آوری کے بعد ہمارے لئے اعلیٰ حضرت شاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی کی تشریف آوری بڑی اہمیت رکھتی ہے آپ مع اپنی ملکہ ثریا کے ۲۶ فروری سے ہندوستان میں تین ہفتہ کا دورہ کر رہے ہیں اعلیٰحضرت شاہ ایران کی آمد سے وہ تمام قدیم تعلقات ایک بار پھر تاریخ کے صفحات سے نکل کر ہمارے ذہنوں کی سطح پر ابھر آئے جو ہند و ایران کے مابین قائم ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ہند و ایران کے علمی ثقافتی تہذیبی اور فنی رشتے تاحال تازہ ہیں اور ہماری زبان و تہذیب میں ان کے اثرات نمایاں ہیں اور اس سلسلہ میں دلچسپ بات یہ ہے کہ ہمارے وہ سیاسی لیڈر اور حکمراں جو مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ وہ ایران و عرب کی طرف نہ دیکھیں اور ان کے اثرات سے اپنے ذہن و تہذیب کو یکسر خالی کرلیں وہی لوگ آج ہندوستان میں ایرانی علوم وفنون آرٹ لسانی اثر اور تہذیبی تمدنی رنگ پر لمبی لمبی تقریر کرتے ہیں اور اس موقع پر ان کو فخر و مسرت کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ حقائق کے انکار کے زمانہ میں ان کے اقرار و اعتراف کا منظر تاریخ کا بہت بڑا عجوبہ ہے۔

حکومت امریکہ کے ذمہ داروں نے نیویارک کے سپریم کورٹ سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مجسمہ کو ہٹا کر بڑی دانشمندی کا ثبوت دیا ہے سپریم کورٹ کے بالائی حصہ پر انیسویں صدی کے آغاز میں بارہ مجسمے دنیا کے بڑے بڑے مقننوں کے نصب کئے گئے تھے مسلمان مدتوں سے حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے مجسمہ کے بارے میں مصر تھے کہ اسے ہٹا دیا جائے کیونکہ اسلام میں خود پیغمبر اسلام نے تصویر کو حرام قرار دیا ہے پھر انھیں کا مجسمہ بنانا اسلام کی تعلیم کے عین خلاف اور مسلمانان عالم کے لئے قلبی اذیت کا باعث ہے۔ حکومت امریکہ نے یہ اقدام کرکے بڑی دانشمندی کا ثبوت دیا ہے۔